



میری گڑبڑ

سعدیہ عزیز آفریدی

WWW.PAKSOCIETY.COM

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام کی پیشکش یہ قلمیہ پاک سوسائٹی ڈاٹ کام نے پیش کیا ہے ہم خاص کیوں ہیں :-

- ✧ ہائی کوالٹی پی ڈی ایف فائلز
- ✧ ہر ای بک آن لائن پڑھنے کی سہولت
- ✧ ماہانہ ڈائجسٹ کی تین مختلف سائزوں میں اپلوڈنگ
- ✧ پیریم کوالٹی، نارمل کوالٹی، کمپریسڈ کوالٹی
- ✧ عمران سیریز از مظہر کلیم اور ابن صفی کی مکمل ریچ
- ✧ ایڈفری لنکس، لنکس کو میسج کمانے کے لئے شریک نہیں کیا جاتا
- ✧ ہر ای بک کا ڈائریکٹ اور ریڈیو ایبل لنک
- ✧ ڈاؤنلوڈنگ سے پہلے ای بک کا پرنٹ پر ویو ہر پوسٹ کے ساتھ
- ✧ پہلے سے موجود مواد کی چیکنگ اور اچھے پرنٹ کے ساتھ تبدیلی
- ✧ مشہور مصنفین کی کتب کی مکمل ریچ
- ✧ ہر کتاب کا الگ سیکشن
- ✧ ویب سائٹ کی آسان براؤزنگ
- ✧ سائٹ پر کوئی بھی لنک ڈیڈ نہیں

We Are Anti Waiting WebSite

واحد ویب سائٹ جہاں ہر کتاب فورٹ سے بھی ڈاؤنلوڈ کی جاسکتی ہے

← ڈاؤنلوڈنگ کے بعد پوسٹ پر تبصرہ ضرور کریں

← ڈاؤنلوڈنگ کے لئے کہیں اور جانے کی ضرورت نہیں ہماری سائٹ پر آئیں اور ایک کلک سے کتاب ڈاؤنلوڈ کریں

اپنے دوست احباب کو ویب سائٹ کا لنک دیکر متعارف کرائیں

WWW.PAKSOCIETY.COM

Online Library For Pakistan



Like us on Facebook

fb.com/paksociety



twitter.com/paksociety1



میر کی گڑبڑ

سعدیہ عزیز آفریدی

ایمبولینس سے نکلے اسٹریچر کو لے کر میل ٹرس اندر کی طرف تقریباً بھاگ رہے تھے۔ سلیم احمد بھی اُن کے ساتھ ساتھ بھاگ رہا تھا۔ اسے لگ رہا تھا کہ اسٹریچر کے پیروں کے نیچے کسی نے اس کا دل رکھ دیا ہے اور یہ پتہ اس کا اپنا آپ کھلتے ہوئے آگے چلے جا رہے ہیں۔

اسٹریچر پر زینت تھی..... وہی زینت جسے دس سال پہلے وہ زندگی کی اولین خوشی کی طرح اپنے گھریباہ



PAKSOCIETY1



PAKSOCIETY

”بابا..... امی کیسی ہیں؟ انہیں کیا ہوا

نہیں تھی اور یہ زبردستی کر رہا تھا۔ اس نے ڈاکٹر

ONLINE LIBRARY
FOR PAKISTAN



نقصی آصف خان، ملتان

غزل

یہ عادتیں ہی تو ہیں جو سب کو خراب کرتی ہیں
 یاروں کا چینا اور مرنا عذاب کرتی ہیں
 ان سرمئی آنکھوں کی مستی کو کیا نام دیجیے
 جو سکون میں پیدا اضطراب کرتی ہیں
 حسن جاناں کی ادا میں وہ قیامت ہیں کہ جو
 کبھی سرشار تو کبھی آبِ آب کرتی ہیں
 اک گھڑی کا قصہ ہو تو سہہ لیں ہنس کر
 یاں تو ہر آن جفا میں ہی حساب کرتی ہیں
 جلّائے ہے رقیبوں کو تو گفتار کی گرمی
 ہم یہ ششدری بھار باتیں عتاب کرتی ہیں
 یاد آتی ہیں مسلسل اور آئے جاتی ہیں
 یادیں اُن کی آ کے مجھے بے تاب کرتی ہیں

شاعرہ: عالیہ بشیر، اسلام آباد

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام کی پیشکش

یہ تمامہ پاک سوسائٹی ڈاٹ کام نے پیش کیا ہے

ہم خاص کیوں ہیں :-

- ✧ ہر ای بک کا ڈائریکٹ اور ریڈیو ام ایبل لنک
- ✧ ڈاؤنلوڈنگ سے پہلے ای بک کا پرنٹ پریویو
- ✧ ہر پوسٹ کے ساتھ
- ✧ پہلے سے موجود مواد کی چیکنگ اور اچھے پرنٹ کے ساتھ تبدیلی
- ✧ مشہور مصنفین کی کتب کی مکمل ریٹ
- ✧ ہر کتاب کا الگ سیکشن
- ✧ ویب سائٹ کی آسان براؤزنگ
- ✧ سائٹ پر کوئی بھی لنک ڈیڈ نہیں
- ✧ ہائی کوالٹی پی ڈی ایف فائلز
- ✧ ہر ای بک آن لائن پڑھنے کی سہولت
- ✧ ماہانہ ڈائجسٹ کی تین مختلف سائزوں میں اپلوڈنگ
- ✧ سیریم کوالٹی، نارمل کوالٹی، کمپریمڈ کوالٹی
- ✧ عمران سیریز از مظہر کلیم اور ابن صفی کی مکمل ریٹ
- ✧ ایڈ فری لنکس، لنکس کو میسج کمانے کے لئے شریک نہیں کیا جاتا

We Are Anti Waiting WebSite

واحد ویب سائٹ جہاں ہر کتاب فورٹ سے بھی ڈاؤنلوڈ کی جاسکتی ہے

➔ ڈاؤنلوڈنگ کے بعد پوسٹ پر تبصرہ ضرور کریں

➔ ڈاؤنلوڈنگ کے لئے کہیں اور جانے کی ضرورت نہیں ہماری سائٹ پر آئیں اور ایک کلک سے کتاب ڈاؤنلوڈ کریں

اپنے دوست احباب کو ویب سائٹ کا لنک دیکر متعارف کرائیں

WWW.PAKSOCIETY.COM

Online Library For Pakistan

Like us on Facebook

fb.com/paksociety



twitter.com/paksociety1

کر رہا ہے۔" ایس ایچ او کو ایک دم غصہ آ گیا تھا۔
"خبیث یہ ڈرامے تھانے چل کر کرنا وہاں
تیرے ہر ایک پیریشن پر داد ملے گی۔" ایس ایچ او نے
اسے اٹھایا تھا اور چہرہ دیکھ کر ایک دم ایسے پیچھے ہٹ
گیا تھا جیسے کسی بھوت کو دیکھ لیا ہو۔
"سلیم احمد تم.....؟"

سپاہی اور نرسیں جو تماشا دیکھنے کے لیے رک گئی
تھیں حیرت سے ایس ایچ او اور سلیم احمد کو دیکھ رہی
تھیں۔ ایس ایچ او نے اسے بیچ پر بٹھا دیا۔ سپاہی کو
بھاگ کر پانی لانے کا حکم دیا۔ وہ سلیم کو لیے بغیر جانے
لگا تھا جب ڈاکٹرنی نے طنز یہ پوچھا۔
"کوئی جان پہچان ہے سر یا مٹھی گرم ہو گئی
ہے؟" ایس ایچ او غصے میں پلٹا تھا۔

"یہ سلیم احمد ہے جس کی جان اپنی بیٹی نور العین
میں بند تھی۔ چند ماہ قبل اس کی چھ سالہ نور العین کو کسی
دورندہ صفت انسان نے زیادتی کے بعد قتل کر کے گھر
میں پھینک دیا تھا۔" تینوں کا چہرہ ہونق تھا وہ سلیم احمد
کو اب ترحم سے دیکھ رہی تھیں جنہیں اب خیال آ رہا
تھا کہ وہ تو بیٹی کے ہیولے سے بات کر رہا تھا۔ سلیم
احمد ان میں سے کسی کی طرف متوجہ نہیں تھا۔

"نور العین تمہاری ایک منجھی بہن نور العین صبا
آئی ہے۔ وہ کب سے تمہارے دروازے کے باہر
کھڑی تمہارے ساتھ کھینے کے لیے تمہارا انتظار
کر رہی ہے۔ تم اس کے ساتھ جا کر کھیلو اور اسے کہنا
بابا اس سے بہت پیار کرتے ہیں بس مجبور ہیں.....
ورنہ بیٹی کے دنیا میں آنے کی خوشی سب سے زیادہ بابا
ہی مناتے۔"

نرسیں اور ڈاکٹرنی کی آنکھ میں اب آنسو تھے
اور آنسو اس عورت کی آنکھوں میں بھی تھے جس نے
ابھی کے ابھی اپنی مردہ بیٹی کو جہم دے کر زندہ آنکھوں
سے دیکھا تھا.....!

کی طرف اشارہ کیا۔
"اوتے یہ بڑکے تجھے کیا دیتے ہیں..... ٹھیکہ؟"
بیٹی کا سن کر تم لوگوں کو موت کیوں پڑ جاتی ہے؟"
سلیم، سپاہی کو دیکھ رہا تھا۔ نور العین خونزدہ نظروں سے
سپاہی کو دیکھ رہی تھی۔ اس نے باپ کا ہاتھ پکڑ لیا تھا۔
"بابا..... آپ مجھے چھوڑ کر مت جائیے گا،
چاہے یہ کچھ بھی کہے۔"

سپاہی نے ذلیل کرنے کے سے انداز میں سلیم
کو گڈی سے پکڑ کر آگے دھکا دیا تو وہ گر گیا۔ نور العین
زمین پر بیٹھ گئی تھی۔ باپ کا چہرہ ہاتھوں میں لے کر وہ
بھی رونے لگی تھی۔
"بابا..... میرے بابا مت روئیں یہ لوگ گندے
ہیں۔" سپاہی نے کار سے پکڑ کر اسے اٹھایا۔
"چل نوشکی مت کر۔"

"میں اپنی بیٹی کو چھوڑ کر کہیں نہیں جاؤں گا۔ یہ
بہت چھوٹی ہے ڈر جاتی ہے۔"
"اے کون سی بیٹی..... وہ جو تو نے اپنے
ہاتھوں سے قتل کر دی جس بے چاری کا نام تک نہ رکھا
جاسکا..... چل اٹھ۔" سپاہی کھینچے جا رہا تھا مگر سلیم اس
کے کنٹرول میں نہیں آ رہا تھا۔ بھی جیب سے ایس ایچ
او اتر کر اسپتال میں داخل ہو گیا۔

سلیم اب بھی اونڈھا زمین پر پڑا ہوا تھا۔
"کون سا دی آئی پی ہے جسے لانے میں اتنی
دقتیں ہیں۔ ایک منجھا مرنج بندہ نہیں گرفتار ہو سکتا۔"
سپاہی شرمندہ نظر آنے کی وجہ سے اسے لاتوں سے
مارنے لگا تھا۔

"سر سال..... کسی کی سن ہی نہیں رہا کہہ رہا ہے
میری بیٹی چھوٹی ہے، میں اس کو اکیلا چھوڑ کر نہیں
جاسکتا۔"

"اس کی کون سی بیٹی؟" ایس ایچ او حیرت
سے بولا۔ "کون..... وہ جسے اس نے خود مار دیا۔ دنیا
میں آنے سے پہلے خود قتل کر دیا۔ اب اس کا سوگ